خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 277 | بدھ 22 رجب۔ 1417ھ 4 فتح 1375ھش 4 دسمبر 1996ء

جماعت احمدیہ کا 92واں جلسہ سالانہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعت احمدیہ کا 92 واں سالانہ جلسہ مورخہ 26'27 28 فتح/دسمبر 1996/1375 بروز جمعرات' جمعہ' ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو گا۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کی حکومت سے اجازت حاصل کرنے کی باضابطہ کارروائی کی جارہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے خیر و برکت اور کامیابی کے سامان فرمائے (آمین)

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دل کے دروازے بند کرنے سے تاریکی ذنوب اور جرائم آموجود ہوتی ہے اور اس طرح انسان خدا کی رحمت اور فضل کے فیوض سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ پس چاہئے کہ توبہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو۔ بلکہ ان کے مفہوم اور معانی کو مد نظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو۔ توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا۔ اب آئندہ وہ گناہ نہیں کروں گا۔ اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے۔ ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستاری نہ فرماوے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 608)

دعا کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہر احمدی کو ہر روز تضرع کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا! تیرے یہ بندے تجھ سے دور ہو گئے اور دور چلے جارہے ہیں۔ تو اپنے وعدوں کو پورا کر اور ایک انقلاب بپا کر اور ایسے سامان پیدا کر دے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے کہ یہ تیری طرف آنا شروع ہو جائیں اور تیرے غضب سے بچ جائیں اور تیرے پیار اور تیری رحمت کے یہ وارث بن جائیں اور یہ تیرے بندے بن جائیں' شیطان کے بندے نہ رہیں۔ اور بڑی کثرت سے دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ واقع میں ایسا ہی کر دکھائے۔ یہ دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے ہم نے جنتوں میں کچھ گئے بغیر تو نہیں جانا۔ یہ سارا جو میں نے نقشہ کھینچا ہے اور بتایا ہے کہ ہر قسم کی مادی طاقت' فوجی طاقت اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں جو (دین حق) کے خلاف ہیں' تو آپ ان کا کس طرح مقابلہ کریں گے؟ کیا آپ لاٹھیوں کے ساتھ ایٹم بم کا مقابلہ کر سکتے ہیں؟ یا ساری دنیا کی دولتوں کا مقابلہ اپنی غربت کے ساتھ کر سکتے ہیں؟ بظاہر تو یہی ہے کہ نہیں کر سکتے لیکن اگر دیکھا جائے تو ایک لحاظ سے آپ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ دعاؤں سے کر سکتے ہیں آپ ان کا مقابلہ۔ الغرض مقابلہ کر سکتے ہیں آپ دعائیں کر کے! اپنے نفس میں ایک تبدیلی پیدا کر کے ایک نمونہ بن کر' (دین حق) کے حکم پر چل کر۔ اس کے بغیر تو آپ نہیں کر سکتے۔ میں افریقہ میں ایک دفعہ گیا ہوں' یورپ میں بہت دفعہ گیا ہوں امامت میں اپنی' وہ ایک ہی سوال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں جو تعلیم آپ ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں یہ بڑی اچھی ہے' یہ بتائیں اس پر عمل کہاں ہو رہا ہے' یعنی قومی لحاظ سے' ملکی لحاظ سے کہاں عمل ہو رہا ہے اس تعلیم پر' انفرادی لحاظ سے آپ کہہ دیں گے کہ جی چند لاکھ احمدی ہیں پاکستان میں وہ کر رہے ہیں' کہیں دس ہزار احمدی ہے سارے یورپ میں وہ کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ بات نہیں' یہ بتاؤ قومی لحاظ سے کہاں عمل ہو رہا ہے اس تعلیم پر۔

پہلے تو آپ نے اسوہ بننا ہے' نمونہ بننا ہے اوروں کے لئے اور یہ بھی نمونہ بننا ہے کہ ہم دعائیں کریں گے' اول چیز دعا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ دعا کے بغیر تو زندگی کا مزہ ہی کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا' بڑا پیار کرنے والا ہے وہ۔ میری اور آپ کی زندگی کا مزہ اس دعا کے بغیر نہیں جس میں ہم محض اپنے لئے نہیں' دوسروں کے لئے خیر مانگیں خدا سے۔ آپ نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہے۔ اثر نہیں ہو سکتا جب تک خدا اثر نہ ڈالے۔

(از خطبہ 25 مئی 1979ء)

احمدیہ سکولز سیرالیون کے خوشکن نتائج

○ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مربی انچارج سیرالیون اطلاع دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال احمدیہ سیکنڈری سکولز سیرالیون کے نتائج بہت اچھے رہے ہیں۔

1۔ ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول کینما (KENEMA) کے طالب علم عزیز لانسانا مصطفیٰ LANSANA MUSTAPHA نے او۔لیول (O-level) کے امتحان منعقدہ مئی۔ جون 1996ء میں ملک بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

2۔ احمدیہ سیکنڈری سکول۔ بو۔ (B O) کے طالب علم عزیز الحسن سیسے (Alhasan Sesay) نے اے لیول (A.Level) کے امتحان منعقدہ مئی۔ جون 1996ء میں سارے ملک میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

3۔ اسی طرح احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن۔ ویسٹرن ایریا میں مجموعی طور پر۔ او۔ لیول (O-Level) کے امتحان منعقدہ مئی جون 1996ء میں اول رہا ہے۔ اس کے چار طلباء نے (Distinction) حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر علیم الدین صاحب کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولودہ کا نام فریحہ علیم تجویز فرمایا ہے۔

عزیزہ فریحہ مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مربی سلسلہ کی پوتی اور مکرم چوہدری نعمت اللہ ساہی صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کے باعمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم مبارک احمد صاحب شاہد ہمبرگ جرمنی کو مورخہ 96-11-28 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضرت صاحب نے طیبہ مبارک عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم محمد اسماعیل اسلم سابق صدر محلہ دارالیمن ربوہ کی پوتی اور مکرم محمد مختار احمد صاحب سنوری ہمبرگ جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی صحت درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4- فتح 1375 ہش — 4 - دسمبر 1996ء

بیعت کی حقیقت سے واقفیت حاصل کریں

کسی بات کا عہد کرنے کے بعد دو میں سے کوئی ایک سی صورت پیش آسکتی ہے یا اس عہد کو نبھایا جاسکتا ہے یا کوئی حالات ایسے پیدا ہو سکتے ہیں کہ اسے نبھایا نہ جائے۔ اور عہد کے نبھائے نہ جانے کی بھی دو صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کوئی ایسی غفلت ہو جائے جو آڑے آکر عہد کو نبھانے نہ دے اور دوسرے یہ کہ جان بوجھ کر اور سوچ کر اس عہد کو توڑ دیا جائے اور اسے نبھایا نہ جائے۔ ان سب صورتوں میں سے یہ آخری صورت نہایت خطرناک ہے۔ عہد کیا اور اسے جان بوجھ کر نہ نبھایا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عہد خلوصِ دل سے نہیں کیا تھا۔ اوپرے دل سے کیا گیا تھا یا اس کا مطلب یہ ہے کہ عہد کرنے کے بعد اس کے متعلق دوبارہ سوچا اور اس عہد کو کوئی اہمیت نہ دی۔ گویا کہ اپنے ہی دل میں یہ بات کہہ لی کہ ہم نے عہد غلط کیا ہے۔ لیکن اگر اخلاص سے عہد کیا جائے تو اسے نبھانے کے لئے عزم بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ پس عہد کر کے جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر اس کو نہ نبھانا یہ بات خلوصِ دل کی بھی کمی ہے اور اسے منافقت بھی کہا جا سکتا ہے اور ان دونوں باتوں کے ہوتے ہوئے یہ ایک خطرناک عمل ہے۔

بیعت بھی ایک عہد ہے۔ اوپرے دل سے بیعت کی جائے تو وہ پوری طرح نبھائی نہ جاسکے گی۔ بار بار اس کے متعلق سوچا جائے گا بار بار اس کی اہمیت کو کم ہوتے دیکھنا پڑے گا۔ خلوص دل سے بیعت کی جائے تو اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ عزم عطا کر دیتا ہے اور انسان ہر مشکل میں سے گزرتا ہوا اس بیعت کے عہد کو نبھانے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ بیعت کر کے بیعت کی حقیقت سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنی چاہئے۔ کیونکہ اگر واقفیت ہی حاصل نہ کی جائے تو اس عہد کو نبھایا کس طرح جائے گا۔ پھر تو یہی ہو سکتا ہے کہ کوئی بات کر لی گئی اور کوئی چھوڑ دی گئی۔ بیعت کے کسی حصے کو اہمیت دی گئی اور کسی کو غیر اہم سمجھ کر ترک کر دیا گیا۔ یہ نتیجہ ہے پوری واقفیت حاصل نہ کرنے کا۔ لیکن اگر انسان بیعت کی حقیقت سے پوری طرح واقفیت حاصل کر لے تو یقیناً اس کے لئے اس پر کاربند ہونا آسان ہو جائے گا۔ اور کاربند ہونے ہی کے لئے بیعت کی جاتی ہے۔ اس کی حقیقت سے واقفیت حاصل کرنا ہو تو اس پر غور کرنا لازمی ہے۔ سب سے پہلی بات جو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بیعت کرنے والوں سے فرمایا کرتے تھے۔ وہ یہ تھی کہ بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر سچی تبدیلی پیدا کی جائے۔

سچی تبدیلی انسان اسی وقت پیدا کر سکتا ہے جب وہ اچھائی اور برائی میں موازنہ کر سکے۔ اپنی پہلی زندگی پر غور کر سکے اور غور کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچے کہ اس میں یہ یہ خامی تھی اب اسے دور کرنا ہے۔ اگر خامیوں کا علم ہو جائے اور بیعت پر نہایت خلوص دل سے کے ساتھ عمل کیا جائے تو انسان کے اندر سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سچی تبدیلی کا ایک عنصر خدا تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے۔

گویا کہ بیعت دراصل انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو جائے تو انسان برائی کے نزدیک بھی نہیں جاسکتا۔ اور برائی کے نزدیک نہ جائے تو اس سے گناہ سرزد نہیں ہوگا۔ اور یہی مقصود ہے بیعت کا کہ انسان سے گناہ سرزد نہ ہو اور نیکیوں پر وہ عامل ہو جائے۔ کہا جاسکتا ہے کہ بیعت کا اصل فائدہ بھی یہ ہے کہ وہ زندگی کو اس طرح بدل دے کہ انسان گناہ سے دور ہو جائے اور نیکی کے قریب آتا چلا جائے۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے بیعت کے معاہدے کو اگر پوری طرح اہمیت نہ دیتے ہوئے اس پر عمل نہ کیا جائے تو یہ بیعت نہ صرف یہ کہ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی نقصان دہ ثابت ہوتی ہے اور نقصان بھی ایسا جسے عذاب کہا جاسکتا ہے۔ ہر نقصان تو عذاب نہیں ہوتا۔ انسان دن بھر میں کئی غلطیاں کرتا ہے اور ان کا نقصان بھی اٹھاتا ہے لیکن ان میں سے ہر غلطی کے نتیجہ کو عذاب نہیں کہا جاسکتا۔

پس بیعت کو پوری طرح نہ سمجھنا یا سمجھ کر اس پر پوری طرح عمل نہ کرنا ہمارے ایسے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے جسے عذاب کے نام سے موسوم کیا جائے۔ ہم سب کو اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ ہم سب کو بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور پوری واقفیت حاصل کرتے ہوئے ہمیں اس پر کاربند ہونا چاہئے اور کاربند ہونے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ پوری طرح کاربند ہوا جائے۔ ہر بات کو پیش نظر رکھا جائے۔ ہر بات کو پوری طرح اہمیت دی جائے اور ہر بات کو اپنی زندگی پر لاگو کیا جائے۔ ایسا کرتے ہوئے ہمیں یہ دیکھتے رہنا چاہئے کہ ہماری زندگی میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ جو خامی ہم میں پہلے موجود تھی اب وہ ہم نے دور کر لی ہے۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہ خامیاں جو پہلے موجود تھیں موجود رہیں تو بیعت کا تو کچھ فائدہ نہ ہوا بیعت صرف چند الفاظ کے دہرا لینے کا نام نہیں ہے۔ جو الفاظ دہرائے جاتے ہیں ان کی حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور ان میں جو باتیں کہی جاتی ہیں ان پر عمل کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ یہی بیعت کا مقصد ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو ہمیں بیعت کرنے پر حاصل کرنے کے لئے عزم کرنا چاہئے۔ اور ہمارا عزم اتنا پکا اور مضبوط ہونا چاہئے کہ ہم بیعت کی ہر بات کو قابل عمل سمجھتے ہوئے اس پر عمل کریں۔

یہ ساری باتیں کہنے کے بعد ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس ارشاد کو بھی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

"میں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں۔ اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں۔ یہ ہر شخص کا اپنا اپنا فرض ہے کہ وہ سوچے اور غور کرے اور اپنی زندگی کو خود بدلنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرے اور اپنے زور بازو سے کام بھی لے۔ پھر یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مدد بھی کرے گا اور وہ بیعت کے حقیقی مقصد کو پالے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب (ہماری دلی عائیں آپ کے لئے) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت کے تربیت اولاد کے شعبے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"آپ بچوں کی خبرگیری اور پرورش اس طرح کرتے ہیں کہ ایک سرسری دیکھنے والا گمان کرے کہ آپ سے زیادہ اولاد کی محبت کسی کو نہ ہوگی اور بیماری میں اس قدر توجہ کرتے ہیں اور تیمارداری اور علاج میں ایسے محو ہوتے ہیں کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ مگر باریک بین دیکھ سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور خدا کے لئے اس کی غریب مخلوق کی رعایت اور پرورش مدنظر ہے۔ آپ کی پلوٹھی بیٹی عصمت لدھیانہ میں ہیضہ سے بیمار ہوئی آپ اس کے علاج میں یوں دوادہی کرتے کہ گویا اس کے بغیر زندگی محال ہے اور ایک دنیادار اور دنیا کی عرف و اصطلاح میں اولاد کا بھوکا اور شیفتہ اس سے زیادہ جان کاہی کر نہیں سکتا۔ مگر جب وہ مرگئی آپ یوں الگ ہو گئے کہ گویا کوئی چیز تھی ہی نہیں۔ اور جب سے کبھی ذکر تک نہیں کیا کہ کوئی لڑکی تھی۔ مزید فرماتے ہیں۔

"بات میں بات آگئی۔ حضرت بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف ہیں۔ میں نے بارہا دیکھا ہے ایسی کسی چیز پر برہم نہیں ہوتے جیسے جب سن لیں کہ کسی نے بچہ کو مارا ہے۔ یہاں ایک بزرگ نے ایک دفعہ اپنے لڑکے کو عادتاً مارا تھا۔ حضرت بہت متاثر ہوئے۔ انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی' فرمایا' میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ فرمایا۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے۔ اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کرلیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچے کو سزا دے۔ یا چشم نمائی کرے مگر مغضوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ فرمایا جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزدل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کرلیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ فرمایا میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اول اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضاء کی پوری توفیق عطا کرے۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین عطا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ اور اسی ضمن میں فرمایا حرام ہے مشیخی کی گدی پر بیٹھنا اور پیر بننا اس شخص کو جو ایک منٹ بھی اپنے متوسلین سے غافل رہے۔ ہاں پھر فرمایا ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے سخت پیچھا کرنا اور ایک عمل پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے آپ نے قطعی طور پر فرمایا اور لکھ کر بھی ارشاد کیا کہ ہمارے مدرسہ میں جو استاد مارنے کی عادت رکھتا اور اپنے اس ناسزا فعل سے باز نہ آتا ہو اسے یک لخت موقوف کردو۔ فرمایا ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:۔

میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیکھا کہ آپ صاجزادگان کے ساتھ کھیلنے والے بچوں کے ساتھ بھی اسی طرح سلوک فرمایا کرتے تھے جیسے اپنے بچوں سے شفقت فرماتے۔ ایک روز آپ نے ہنس کر ایک واقعہ بیان فرمایا کہ فلاں لڑکا (جو آج کل افریقہ میں ملازم ہے اور ان ایام میں اپنے باپ کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر میں رہا کرتا تھا۔ کیونکہ اس کا باپ لنگر خانے میں کام کرتا تھا۔ عرفانی) حضرت صاجزادہ میاں بشیر احمد صاحب یا شریف احمد صاحب (دونوں میں کسی ایک کا واقعہ ہے۔ عرفانی) کہہ رہا تھا کہ ہمارا باپ تو ہم کو بہت سے آم دیتا ہے۔ صاجزادہ صاحب موصوف نے حضرت صاحب سے کہا (ان ایام میں آم آئے ہوئے تھے اور حضرت صاحب بچوں کو خود تقسیم فرما رہے تھے۔ عرفانی) حضرت صاحب بہت ہنسے اور بہت سے آم صاجزادہ صاحب کو دیئے۔ آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ اپنے ہمجولیوں میں اچھی طرح تقسیم کریں۔ یہ تو ان کے ہاتھ سے دلائے۔ اور خود ان سب کو جو ساتھ ہوتے برابر حصہ دیتے۔ اور وہ حضرت کے گھر میں ایک شاہانہ زندگی بسر کرتے۔ عام سلوک میں حضرت صاحب کو کبھی کسی سے بھی فرق نہ ہوتا۔ کھانے پینے کے لئے برابر پوری آزادی اور فراغت حاصل تھی ان کے سوا اگر ایسے موقعہ پر جبکہ آپ کوئی چیز تقسیم کر رہے ہوں کوئی بچہ اور کسی کا بچہ سامنے آجاوے آپ اس کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کرتے۔ اور کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرما دیتے اور یہ عادت حضرت صاحب کی ہمیشہ سے تھی۔ اپنی عمر کے اس حصے میں جبکہ آپ اللہ تعالیٰ کے امر اور اذن کے ماتحت مجاہدات میں مصروف تھے بعض یتامٰی کی خاص طور پر خبرگیری فرماتے۔ اور اپنی خوراک کا ایک حصہ ان کو دیتے تھے۔ بچوں کی باتوں سے گھبراتے نہ تھے۔

حضرت مخدوم (-) نے بچوں کے متعلق آپ کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے بارہا لکھا کہ میں نے دیکھا ہے اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کو مضطر کرکے پائنتی پر بٹھا دیا ہے۔ اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوے اور چڑیوں کی کہانیاں سنا رہے ہیں۔ اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں۔ اور حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں گویا کوئی مثنوی ملائے روم سنا رہا ہے۔

حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں شوخی کریں۔ سوال میں تنگ کریں بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں۔ اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔"

"محمود (حضرت امام جماعت الثانی) کوئی تین برس کا ہوگا۔ آپ لدھیانہ میں تھے میں بھی وہیں تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہوگا۔ جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے ادھر ادھر باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اسے گود میں لئے پھرتے تھے۔ اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا دیکھو محمود وہ کیسا تارا ہے۔ بچہ نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا۔ اور ذرا چپ ہوا۔ پھر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کردیا۔ ابا تارے جانا۔ کیا مجھے مزہ آیا اور پیارا معلوم ہوا آپ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا "یہ اچھا ہوا۔ ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی اس نے اس میں اپنی ضد کی راہ نکالی۔"

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

جب تک اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی پیدا نہ ہو تو ایمان بڑے خطرے کی حالت میں ہے لیکن جب ذاتی محبت ہو جاتی ہے تو انسان شیطان کے حملوں سے امن میں آجاتا ہے۔ ذاتی محبت کو دعا سے حاصل کرنا چاہئے۔

خدام سے حسنِ سلوک

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کبھی خدام کو خواہ وہ آپ کے تنخواہ دار ملازم تھے یا آپ کے ساتھ سلسلہ بیعت میں خادم تھے۔ حقیر اور کم پایہ نہیں سمجھا۔ بلکہ انہیں اپنے کنبہ کا ایک فرد اور اپنے اعضاء کا ایک جزو یقین کیا۔ اور اپنے عمل سے ہمیشہ دکھایا۔ کہ کسی معاملہ میں کبھی کسی قسم کی ہتک ان کی پسند نہیں کی۔ ان کو اپنے دوستوں اور خدام کا اس قدر پاس تھا۔ کہ وہ کسی دوسرے سے بھی ان کی ہتک سننا پسند نہ کرتے تھے۔ میرے لئے یہ ایک ایسی لذیذ داستان 'نہیں نہیں' ایمان و عرفان سے بھری ہوئی حقیقت ہے۔ کہ میں ہرچند چاہتا ہوں۔ کہ ہر باب کو ایک محدود حصہ میں ختم کردوں۔ لیکن پھر کوئی نہ کوئی بات آکر واقعات کے اضافہ پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس جگہ اپنے خدام کے متعلق غیرت کا ذکر کرتے ہوئے مجھے یاد آگیا۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان (منحرف) نے جماعت کے بعض بزرگوں پر اپنے خطوط میں حملہ کیا۔ تو حضرت بانی سلسلہ نے اسے نہایت سختی سے جواب دیا۔ اور جماعت کے معزز افراد کی عزت کو بچانے کے لئے اسے جماعت سے خارج کر دینا آسان سمجھا۔ آپ اپنے احباب و خدام پر ہمیشہ اعتماد کرتے تھے۔ اور ان پر حسن ظن رکھتے۔ ان کی دیانت و امانت پر بھروسہ فرماتے۔ آپ کی عادت میں نہ تھا۔ کہ خدام سے حساب کرتے رہیں۔ یا ان پر احتساب قائم کریں۔

دوست اور احباب تو بہت بڑی بات ہے۔ آپ اپنے ادنیٰ درجہ کے خدام اور ملازمین سے بھی یہی سلوک روا رکھتے تھے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اس خصوص میں لکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"گاؤں کے بہت ہی گمنام اور پست ہمت اور وضیع فطرت جولاہوں کے لڑکے اندر خدمت کرتے ہیں۔ اور بیسیوں روپوں کے سودے لاتے۔ اور بارہا لاہور جاتے اور ضروری اشیاء خرید لاتے ہیں۔ کبھی گرفت نہیں، سختی نہیں۔ باز پرس نہیں۔ خدا جانے کیا قلب ہے' اور درحقیقت خدا ہی ان قلوب مطہرہ کی حقیقت جانتا ہے۔ جس نے خاص حکمت اور ارادہ سے انہیں پیدا کیا ہے میں نے خاص غور کی۔ اور ڈھونڈ کی ہے۔ آنکھ لگائی ہے۔ کان لگائے ہیں۔ اور ایسے اوقات میں ایک نکتہ چین ریویو نویس کا دل و دماغ لے کر اس نظارہ کا تماشائی بنا ہوں۔ مگر میں اعتراف کرتا ہوں۔ کہ میری آنکھ اور کان ہر دفعہ میرے ایمان اور عرفان کو بڑھانے والی بات ہی لائے۔ اتنے دراز عرصہ میں میں نے کبھی بھی نہیں سنا کہ اندر تکرار ہو رہی ہے۔ اور کسی شخص سے لین دین کے متعلق باز پرس ہو رہی ہے۔"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صفحہ 28'29)

خدام کے چھوٹے چھوٹے کام کی ہمیشہ قدر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی — الفضل 16- ستمبر 1991ء — یاد ماضی

کاغذی ہے پیرہن

(نوٹ اس کالم میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ذکر ہے لہٰذا اسے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے)

مجھے یقین ہے اور آپ مجھ سے اس بات میں اتفاق کریں گے کہ جس گروپ یا تصویر میں محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کی تصویر شامل ہو وہ انتہائی یادگار تصویر سمجھی جائے گی مجھے ایک لمبے عرصے سے تصاویر لینے کا شوق ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی پہلی تصویر میں نے 1950ء میں لندن میں لی تھی۔ اس وقت اور اب جو تصویر سامنے ہے ان تینوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ 1950ء کی تصویر ایک نوجوان طالب علم کی تصویر تھی جب وہ انگلستان کی ایک یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔

زیر نظر تصویر میں خاکسار سب سے بائیں طرف میرے آگے مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور ان کے آگے مکرم ڈاکٹر کرنل سید محمد یوسف شاہ صاحب اور ان کے آگے مکرم چوہدری رشید الدین صاحب جو آجکل ربوہ میں ناظم دارالقضاء ہیں۔

ڈاکٹر صاحب غانا میں ورلڈ ود آؤٹ ایٹم بم (World Without Atom Bomb) کی کانفرنس میں شرکت کرکے واپس یورپ جا رہے تھے کہ نائیجیریا میں قلیل سے قیام کا موقعہ ملا۔ ہمیں اطلاع ملی اور ہم تینوں مکرم ڈاکٹر یوسف شاہ صاحب چوہدری رشید الدین صاحب اور یہ خاکسار ایئرپورٹ پر جا کر انہیں مشن ہاؤس لے آئے۔ آپ نے آکر پہلی بات جو کی وہ یہ تھی کہ سیفی صاحب! اب تو دعوت الی اللہ کی رپورٹوں میں صحراؤں کا ذکر تو نہ کسی کو کرنے دیجئے۔ میں جہاں اجلاس میں شرکت کرکے آیا ہوں اس علاقے میں اور یورپ کے کسی اچھے سے اچھے علاقے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ عمارتوں کے لحاظ سے اور سرسبزی و شادابی کے لحاظ سے۔ بعض لوگ اب بھی صحراؤں کا ذکر کرتے ہیں۔ میں نے گزارش کی محترم ڈاکٹر صاحب! آپ نے پرانی رپورٹیں دیکھی ہوں گی اور وہ بھی اس وقت کی جب بعض دوست صحرا کے رستے آئے تھے۔ ان میں محترم مولانا نذیر احمد علی بھی شامل تھے۔ اور یہ خاکسار بھی لیکن اب تو کوئی صحرا کا ذکر نہیں کرتا۔ ہم خود دیکھ رہے ہیں کہ یہ ممالک اس قدر ترقی کر رہے ہیں اور اتنی سرعت کے ساتھ کہ آج سے چند سال پہلے اس کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا تھا۔

اس سے پہلے دو دفعہ محترم ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہو چکی تھی۔ ایک جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ 1950ء میں اور دوسری دفعہ 1955ء میں۔

حضرت امام جماعت (الثانی) انگلستان علاج کے لئے تشریف لے گئے۔ تو پاکستان سے روانگی سے قبل آپ نے فرمایا کہ میں قصہ زمین برسر زمین نبٹانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انگلستان میں قیام کے دوران آپ نے احمدیہ جماعت کے مربیوں کی ایک کانفرنس بلائی جس میں خاکسار کو افریقہ کے نمائندے کے طور پر شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ برادرم مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ سے تشریف لائے۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر سپین سے آئے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ سے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب جرمنی سے اور اسی طرح بعض اور مربی بھی اس کانفرنس میں شرکت کے لئے بلائے گئے۔ ایک دفعہ اس موقعہ پر اور اس سے پہلے 1950ء میں جب مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے کہا کہ اب جب کہ متعدد دوست (مربی) یہاں جمع ہیں کیوں نہ ڈاکٹر سلام صاحب سے ان کی یونیورسٹی میں جاکر ملاقات کی جائے۔ چنانچہ ہم دو چار دوست مکرم ڈاکٹر صاحب سے ملنے چلے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کی جس کمرے میں رہائش تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ کاغذوں سے اٹا پڑا ہے۔ درمیان میں ان کی نشست تھی۔ مجھے یونہی خیال آیا کہ ڈاکٹر صاحب سے یہ تو پوچھیں کہ آپ جو علم حاصل کر رہے ہیں وہ ہے کیا جب میں نے یہ سوال کیا تو ڈاکٹر صاحب مسکرائے اور فرمانے لگے "اگر میں آپ کو بتاؤں بھی تو آپ میری بات سمجھ نہیں سکیں گے" میں نے اس کے بعد دوسرا سوال کرنے کی جرات نہیں کی۔ اب آپ نائیجیریا تشریف لائے تو ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔

آپ کے بعد ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب تشریف فرما ہیں ڈاکٹر صاحب کے متعلق کچھ باتیں احباب کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہیں اب صرف اتنا کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کی پہلی بیوی اور ان کے بچے کوئٹہ کے زلزلے میں ہلاک ہو گئے تھے آپ اکثر ان کو یاد کیا کرتے خاص طور پر بچوں کو اور ان کی کئی باتیں سنا کر محظوظ ہوتے کہ وہ میرے بچے بہت ذہین اور لائق تھے۔ یہ صدمہ ان کے لئے اتنا زبردست تھا کہ اس نے ان کی زندگی کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی اس وقت کی طبیعت جس میں محبت اور ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی وہ اس حادثے کا بھی نتیجہ ہو۔

ان کے آگے جو محترم چوہدری رشید الدین صاحب تشریف فرما ہیں آپ جب نائیجیریا تشریف لائے تو اس وقت نائیجیریا کے مشرقی علاقے میں احمدیت کے کام میں روز افزوں ترقی ہو رہی تھی۔ چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ اور کچھ عرصہ مشرقی نائیجیریا میں قیام کیا۔ ہمارے ایک دوست جو اردن کے سفیر بھی بن گئے۔ جن کا نام شریف کمال تھا یا ہو سکتا ہے کمال شریف ہو، بہرحال یہی دو نام ان کے نام کا حصہ تھے۔ وہ بھی مشرقی نائیجیریا پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں جا کر وہاں کے لوگوں سے خاص طور پر اس علاقہ کے لوگوں سے جہاں مکرم چوہدری رشید الدین صاحب قیام پذیر تھے کہا کہ وہ ان کے لئے ایک سکول بنا دیں گے۔ اور ساتھ ہی بعض دیگر مراعات کا بھی ذکر کیا۔ اگرچہ اس وقت چوہدری رشید الدین صاحب واپس لیگوس تشریف لے آئے تھے لیکن اردن کے سفیر صاحب کی باتوں میں بعض لوگ ان کے ساتھ مل گئے۔ اگرچہ اردن کی طرف سے اس علاقے میں آج تک نہ کوئی سکول کھلا ہے اور نہ کوئی اور مراعات ان لوگوں کو ملی ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب آج کل ناظم دارالقضاء ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب کسی حد تک خاموش طبع اور بہت حد تک متوازن طبیعت کے مالک ہیں اور جہاں تک میں حالات کا جائزہ لے سکتا ہوں میں یہ کہنے میں مسرت محسوس کرتا ہوں کہ آپ نے نائیجیریا میں بہت پیاری یادگاریں چھوڑیں جس علاقے کے لوگوں سے آپ کو ملاقات کا موقعہ ملا اس اس علاقے کے دوستوں نے ہمیشہ آپ کو نہایت محبت کے ساتھ یاد رکھا اور ایک مربی کے لئے یہ نہایت عظیم سعادت مندی ہوتی ہے ہم اس لئے مہمان ٹھہرے تھے کہ ہم سے پہلے مولانا نذیر احمد علی بھی ان کے مہمان تھے اور کمال شریف صاحب کی اس میٹنگ کا جو انہوں نے جدہ میں اٹنڈ (Attend) کی اور جس کے بعد واپس آکر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں انہیں سلسلے کا لٹریچر مہیا کروں تاکہ وہ صحیح پوزیشن بنا سکیں۔ اردن کے ایک دوست کا ذکر ہوا ہے یہ بھی بتاتا چلوں کہ اردن سے تعلق رکھنے والی دو تصاویر اور بھی ہیں۔ شاہ حسین نائیجیریا تشریف لائے تو احمدیہ جماعت نے ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کیا۔ اس تصویر میں احمدی نوجوانوں نے ایک بہت بڑا بینر اٹھایا ہوا ہے جس پر استقبالیہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کے بعد خاکسار نے مقامی چیف (بادشاہ) اڈے نیجی آڈیلے کی معیت میں شاہ حسین کو گورنر جنرل کی رہائش گاہ پر کتب کا تحفہ پیش کیا۔ اس تصویر میں شاہ حسین کے ساتھ اوبا آڈے نیجی آڈیلے اور خاکسار ہیں کتابوں کا پیکٹ اوبا کے ہاتھ میں ہے یہ دوسری تصویر اخبار الفضل کے ایک سالانہ نمبر میں شائع ہو چکی ہے۔

یاد رفتگان

وسیم احمد ظفر ثانی مربی سلسلہ

چوہدری رمضان احمد ظفر

مورخہ 17- جنوری 1994ء کا دن ہمارے لئے ایک ایسا دن تھا کہ جب ایک بہت ہی پیاری ہستی ہم سے جدا ہو گئی۔ اور بہت پیار کرنے والا باپ دار فانی سے کوچ کر گیا اس طرح ہم باپ کی شفقت سے محروم ہو گئے۔

محترم والد صاحب پیدائشی احمدی تھے ان کی شادی 15- اگست 1965ء کو ہوئی والدہ صاحبہ کہتی ہیں کہ باوجود پڑھے لکھے ہونے کے نہ صرف مجھ جیسی ان پڑھ کو قبول کیا بلکہ جہیز لینے سے بھی انکار کر دیا۔ کیونکہ محترم نانا جان سیالکوٹ سے احمدیت قبول کرنے کے بعد بے سروسامانی کی حالت میں ربوہ تشریف لائے تھے۔

60-1959 میں محترم والد صاحب نے روزنامہ الفضل میں بحیثیت اکاؤنٹنٹ جوائن کیا کچھ عرصہ الفضل کے ساتھ منسلک رہنے کے بعد بعض مجبوریوں کی وجہ سے روزنامہ الفضل سے الگ ہو گئے۔ لیکن 1970ء میں دوبارہ الفضل میں آگئے اور ایک لمبے عرصے تک الفضل سے منسلک رہے۔

میرے والد صاحب ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ساتھ جذباتی وابستگی تھی حضرت صاحب کے لندن تشریف لے جانے کے بعد بہت سی اردو اور پنجابی نظمیں لکھیں۔ 1988ء میں بطور معلم اصلاح و ارشاد مقامی مختلف مقامات پر خدمت سلسلہ سر انجام دیتے رہے 1990ء میں بوجہ بیماری ریٹائر ہو گئے۔ اس کے بعد مقامی جماعت میں امامت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اور جماعت احمدیہ چک نمبر 276/R-B گوکھووال ضلع فیصل آباد کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد و دعوت الی اللہ آخری دم تک رہے۔ محترم والد صاحب بااصول اور وقت کے بہت پابند تھے۔ انہی خوبیوں کی وجہ سے اکثر لوگ ناراض رہتے تھے۔ عبادت گزار تھے۔

بڑی ہمشیرہ کی بطور ٹیچر تعیناتی کے لئے افسران نے رشوت طلب کی لیکن والد صاحب نہ مانے۔ لیکن ہمشیرہ اور خاندان والوں کے اصرار اور دباؤ کی وجہ سے آپ رقم لے کر گھر سے نکلے اور فیصل آباد سے ہو کر واپس آ گئے اور کہا کہ میرا ضمیر نہیں مانتا اگر خدا کو منظور ہوا تو کام ہو جائے گا میں رشوت نہیں دوں گا۔ اس فقرہ میں اتنی تڑپ تھی کہ ٹھیک تین دن بعد تعیناتی کے آرڈر بغیر رشوت کے گھر آگئے۔

محترم والد صاحب سچے اور بااصول ہونے کی وجہ سے گاؤں میں اور خاندان بھر میں بڑے معتبر تھے۔ اور آپ کی بات ہر معاملہ میں ثقہ ہوا کرتی تھی خاندان والے آپ کی رائے کو اہمیت دیتے تھے غریبوں کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔

میرے دادا جان نے 25 ایکڑ زرعی اراضی منہ بولے غریب بھائی کو دے دی اور کہا کہ جب تک زندہ ہوں استعمال کرو۔ دادا جان کی وفات کے بعد اور ان کے منہ بولے بھائی کی وفات کے بعد اکثر لوگوں نے والد صاحب کو اکسایا کہ زمین واپس لے لو۔ کیونکہ زمین دادا جان کے نام ہی تھی۔ لیکن والد صاحب نے جواب دیا کہ جو زمین ابا جان دے گئے ہیں میں واپس لے کر اپنی عاقبت کیوں خراب کروں اور خود کوشش کرکے زمین ان کے نام لگوا دی۔

بیماری کے آخری دنوں میں سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل تھے۔ ڈسچارج ہونے کے بعد مجھے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام-بی بی سی کا تبصرہ

بی بی سی نے مورخہ 21 نومبر 1996ء کے سیربین میں درج ذیل خبردی۔پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کا آج لندن میں 70 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کچھ عرصے سے علیل تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے 29 جنوری 1926 کو پاکستان کے شہر جھنگ میں آنکھ کھولی تھی۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم جھنگ میں ہی مکمل کی۔ انہیں فخر تھا کہ ان کی انگریزی کے استاد ایک مسلمان تھے اور ریاضی کے استاد ایک ہندو تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں عقائد سے بلند ہو کر انسان کے دکھ درد کو دیکھا اور اس جدوجہد میں اپنی زندگی گزار دی کہ محروم دنیا علم و فن سے آگاہ ہو جائے۔

سکول تا یونیورسٹی ہر امتحان میں اول پوزیشن حاصل کرنے کی وجہ سے انہیں کیمبرج یونیورسٹی کا سکالر شپ ملا۔ وہ ریاضی کی اعلیٰ ترین سند ٹرائی پاس میں اول پوزیشن لے کر رینگلر کہلائے۔ پھر کیمبرج سے ہی انہوں نے طبعیات کی پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ کیمبرج یونیورسٹی نے انہیں پی ایچ ڈی سے پہلے سمتھ پرائز بھی دیا جو انہیں ڈاکٹریٹ سے پہلے غیر معمولی کارگزاری دکھانے کی وجہ سے دیا گیا تھا۔ 1979ء میں ذیلی ذرات کی دریافت پر ڈاکٹر سلام نے نوبل پرائز حاصل کیا اس کے علاوہ طبعیات کے میدان میں ڈاکٹر صاحب نے دنیا کے دس اور بڑے اعزاز اور انعام حاصل کئے تھے۔ میکس ویل میڈل کو حاصل کرنے والے وہ سب سے پہلے سائنسدان تھے۔ انہوں نے سینکڑوں سائنسی مقالے لکھے جن میں سے دو سو سے زیادہ شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر سلام کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ غالباً تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز اور تھرڈ ورلڈ نیٹ ورک سائنٹیفک آرگنائزیشن کا قیام ہے ان اداروں میں دو سو سے زائد دنیا کے سائنسدان شامل ہیں جن میں سے دس نوبل انعام یافتہ بھی ہیں تیسری دنیا کے بیالیس ملک ان کے ممبر ہیں ڈاکٹر عبد السلام کے خیال میں تیسری دنیا کے مسائل کا واحد حل تعلیم اور ایسی ٹیکنالوجی ہے جو مقامی سطح پر دریافت کی جائے جس پر تمام تیسری دنیا میں عملی تجربات ہوں۔

ڈاکٹر صاحب کو پوری دنیا میں غیر معمولی عزت و احترام حاصل تھا۔ لیکن ان کا دل اس بات پر زخمی تھا کہ ان کے اپنے وطن میں وہ رتبہ حاصل نہ ہو سکا جس کی انہیں توقع تھی۔

بی بی سی نے اپنے پروگرام دریافت مورخہ 22 نومبر بروز جمعہ پہلی مجلس میں بتایا کہ پاکستان کے نوبل انعام پانے والے سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا 70 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا وہ کچھ عرصہ سے علیل تھے۔

پروفیسر سلام کی خواہش تھی کہ پاکستان میں آباد ہو جائیں مگر وہاں نہ تو ریسرچ کی عمدہ سہولتیں تھیں اور نہ حکومت کے پاس سائنسی شعبے کے لئے وافر رقوم تھیں۔ ان کی شخصیت کا ایک پہلو بہت متنازعہ تھا۔ وہی پہلو جس کی طرف پاکستان کے سرکاری ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے گزشتہ روز اپنی نشریات میں کوئی اشارہ نہیں کیا۔ یعنی پروفیسر عبد السلام کا مذہب۔ وہ احمدی فرقے سے تعلق رکھتے تھے جسے پاکستان میں غیر مسلم اقلیت تو قرار دیا جا چکا ہے مگر ان کو اقلیت کے حقوق اور اقلیت کو ملنے والا تحفظ فراہم نہیں کیا گیا۔ بعض انتہا پسندوں نے انہیں یہ دھمکی دے رکھی تھی کہ پروفیسر لوٹ کر پاکستان آئے تو ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

پروفیسر سلام نے تیسری دنیا میں سائنس کے فروغ کے لئے 1964ء میں انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس قائم کیا۔ جس کے وہ 1994ء تک ڈائریکٹر رہ چکے ہیں سنٹر کے موجودہ ایگزیکٹو پروفیسر مینگو دیا سارو نے ڈاکٹر سلام کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا "یہ بات ناقابل یقین ہے کہ پروفیسر سلام کو تیسری دنیا کے کتنے لوگ جانتے ہیں آپ کسی بھی ترقی پذیر ملک میں جائیں آپ ان کا نام سن سکتے ہیں۔ ان کے نظریات کی ہر جگہ قدر کی جاتی ہے وہ ہر جگہ موجود ہیں چاہے کولمبیا ہو۔ پاکستان ہو یا کوریا اب دیکھیں ان کا یہ مرکز کوریا میں ہے۔ پروفیسر عبد السلام ایسے شخص تھے جنہوں نے تیسری دنیا کے لوگوں کو عالمی سطح پر عزت اور وقار عطا کیا۔

پروفیسر مینگو دیا سارو کے الفاظ یہ تھے پروفیسر سلام نے طبعیات کے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے ہیں انہوں نے اس شعبے میں جو خیالات پیش کئے ہیں وہ جدید سائنس کی بنیاد تصور کئے جاتے ہیں سائنسی دنیا میں ان کے کارنامے دیر تک یاد رکھے جائیں گے۔

اسلام آباد سے بی بی سی کے سائنسی نامہ نگار احتشام الحق نے رپورٹ بھجوائی کہ

پروفیسر سلام نے بنیادی طور پر فزکس میں ریسرچ کی۔ جس پر نئی نئی جہتیں تلاش کیں۔ ان کی ریسرچ سے فزکس میں انقلابی تبدیلی ہوئی۔ اس کا تعلق فزکس کے بنیادی قوانین سے ہے۔ وہ پوری دنیا میں فزکس کے غیر متنازعہ سکالر سمجھے جاتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بہت سارے ایوارڈ حاصل کئے ان میں ہاکنگ اور ایڈم پرائز بھی شامل ہیں۔ جو 1958ء میں ملے 1961ء میں میکسویل میڈل اور 1969 میں اٹسنگ میڈل حاصل کئے۔ 1983ء میں متحدہ روس سے لومنز آف گولڈ میڈل بھی حاصل کیا۔ ان کی بہت بڑی کامیابی جو سمجھی جاتی ہے وہ یونیفائیڈ تھیوری ہے جس پر انہیں نوبل پرائز بھی دیا گیا اس کے بعد انہوں نے اٹلی کا ایٹم فار پیس بھی حاصل کیا۔ ڈاکٹر سلام ایک سائنسدان ہونے کے ساتھ انتہائی کامیاب ایڈمنسٹریٹر بھی سمجھے جاتے تھے۔ ان کی کوششوں سے قائم کردہ I.C.T.P کا ادارہ ہے اس سے پچاس ہزار ریسرچ سکالر اب تک فیض یاب ہو چکے ہیں آپ کو 1983ء میں اکیڈمی آف سائنسز کا صدر بھی مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے انٹرنیشنل سنٹر آف سائنس اینڈ ہائی ٹیکنالوجی کے بنانے میں بڑی مدد کی۔ جہاں کیمسٹری زمین ماحول اور میرین سائنس پر ریسرچ کی جاتی ہے انہیں تھرڈ ورلڈ نیٹ ورک آف سائنٹیفک آرگنائزیشن کا پہلا صدر ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ وہ ہمیشہ ہی پاکستان میں سائنس کی تعلیم کے حوالے سے بہت زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ پاکستان میں نیوکلیئر سائنس اور ٹیکنالوجی پر جو کام ہوتا رہا ہے اس میں انہوں نے کافی مدد کی۔ 1958ء سے 1974ء تک پاکستان اٹامک انرجی کمشن کے ممبر بھی رہے۔

پاکستان کے صدر لغاری اور وزیر اعظم معراج خالد نے اپنے الگ الگ بیانات میں پروفیسر سلام کی موت پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ پروفیسر سلام کی موت صرف پاکستان کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کا ایک عظیم نقصان ہے سائنس اور ٹیکنالوجی کی وزیر بیگم عابدہ حسین نے بھی پروفیسر سلام کی موت پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان ایک عظیم سائنسدان سے محروم ہو گیا ہے۔ پورے ملک کی یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ اور سٹوڈنٹس کی طرف سے بھی پروفیسر سلام کی موت پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔

عبد الحلیم سحر

تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

تحریک جدید وہ بابرکت تحریک ہے جس کے ثمرات دنیا بھر کے ممالک میں حاصل ہو رہے ہیں۔ پیارے امام کی بابرکت قیادت اور راہنمائی میں عظیم الشان کام پایہ تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ واقفین زندگی مجاہدین اپنے گھربار اور بیوی بچوں اور وطن کو چھوڑ کر دنیا کے دور دراز علاقوں میں دین حق کو پھیلانے کے لئے پھیلے ہوئے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اموال کو بے دریغ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 1949ء میں خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"دفتر دوم کے لئے نوجوانوں خصوصاً خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ جہاں جہاں بھی ہوں پورے زور کے ساتھ اس میں حصہ لیں اور دوسروں کو اس میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ سارے شہر اور علاقوں میں پھریں خود وعدے لکھوائیں اور جو لوگ اس میں شامل نہیں یا مصنوعی طور پر اس میں شامل تھے یعنی ان کے برسر روزگار نہ ہونے کی وجہ سے ان کے والدین نے رسمی طور پر ان کی طرف سے حصہ لیا ہوا تھا یا جن لوگوں نے پورے طور پر حصہ نہ لیا تھا ان سے وعدے لکھوائیں اور زیادہ سے زیادہ لکھوائیں اور پھر ان کی وصولی کی طرف توجہ دیں"

وعدہ جات کے حصول کے لئے درج ذیل طریق کار ارشاد فرمایا۔

"ایک دن مقرر کیا جائے اس دن ہر شہر اور گاؤں میں جلسے کئے جائیں جن میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے اور اس کے بعد خدام گھر بہ گھر پھر کر نئے سال کے وعدے لیں اور یہ تسلی کر لیں کہ ان کے شہر میں کوئی ایسا نوجوان باقی نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ 25 نومبر 1949ء مطبوعہ الفضل ربوہ 2 دسمبر 1949ء)

دفتر اول دوم سوم اور چہارم کی تقسیم اس طرح ہے

دفتر اول 1934ء کو شروع ہوا۔
دفتر دوم 1944ء میں شروع ہوا۔
دفتر سوم 1965ء میں شروع ہوا۔
دفتر چہارم 1985ء میں شروع ہوا۔

ان بابرکت ارشادات کی روشنی میں گھر گھر جا کر خدام سے معیاری وعدہ جات حاصل کریں۔

مورخہ 8-11-96 بروز جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تحریک جدید کے 63 ویں "سال نو" کا اعلان فرما دیا ہے۔ قائدین علاقہ اور قائدین اضلاع قائدین مجالس اور ناظمین تحریک جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے نئے سال کے وعدہ جات کے حصول کے لئے کام شروع کر دیں۔ 100% خدام اور اطفال کو تحریک جدید میں شامل کریں مرکزی نظام کے ساتھ مل کر وعدہ جات کی فہرستیں مکمل کر کے جلد از جلد مرکز ارسال فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 4

کہا کہ مجھے میرے پیارے امام جماعت کے شہر لے چلو اور زندگی کی آخری سانسیں ربوہ میں لیں۔ آخری دنوں میں خاکسار کو والد صاحب کی خدمت کا بہت موقع ملا دوائی کھانے کے معاملہ میں خاکسار کی بات کو بہت اہمیت دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں

انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعائیں لگا رہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارتی دفاعی حلقے اور چین

چین کے صدر مسٹر زیانگ زیمن کے دورہ بھارت پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ چین کے صدر کا حالیہ دورہ بھارت ایسے وقت میں ہو رہا ہے جبکہ چین اور بھارت کے تعلقات بہت بہتر ہو چکے ہیں۔ دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کی متنازعہ سرحد پر فوج کم کرنے کے بارے میں اتفاق رائے کر لیا ہے۔ تاہم اس معاہدہ کو مستقل کرنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ چین سکم کو بھارتی صوبہ تسلیم نہیں کرتا لیکن اب سکم کے معاملے میں بھی چین کے بھارت کے ساتھ تعاون کرنے کے آثار نظر آ رہے ہیں بی بی سی کے مطابق ایک طرف چین ہند تعلقات میں بہتری ہوئی ہے تو دوسری طرف بھارت کے دفاعی حلقے چین کے بارے میں مشکوک ہیں۔ اور اس کی وجہ چین کے پاکستان کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ جو دفاع کے معاملات میں ایک دوسرے سے تعاون پر مبنی ہیں۔ بھارت کا خیال ہے کہ چین نے پاکستان کو ایم 11 نامی میزائیل دیئے ہیں۔ بھارت کو یہ بھی تشویش ہے کہ چین پاکستان کے جوہری پروگرام میں ہر قسم کا تعاون کر رہا ہے۔ بھارت کے یہ اعتراضات اس کی سالانہ دفاعی رپورٹ میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ رپورٹ حال ہی میں پارلیمنٹ کو پیش کی گئی ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ چین نے پاکستان کو جو جدید ہتھیار فراہم کئے ہیں ان سے بھارت کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔ مبصرین کے خیال میں بھارت کی مخلوط حکومت کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوگا کہ کس طرح سے یک زبان ہو کر چینی رہنماؤں سے مذاکرات کئے جائیں۔ بھارت کی مختلف وزارتوں میں چین کے ساتھ مذاکرات کے سلسلے میں اختلافات ہیں۔

1960ء کی دہائی کے ابتداء میں بھارت اور چین کے تعلقات اتنے بگڑ گئے تھے کہ سرحدی معاملات پر بھارت اور چین کے درمیان جنگ ہو گئی جس میں بھارت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جب سے لے دو ہائیوں تک بھارت چین تعلقات کشیدہ رہے۔ اس دوران پاک چین تعلقات مثالی طور پر برادرانہ رہے اور حال ہی میں مغربی ممالک نے یہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا کہ چین پاکستان کو ایٹمی اور میزائیل ٹیکنالوجی فراہم کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں رنگ میگنٹ پاکستان کو فراہم کرنے پر بھی مغربی طاقتوں نے چند ہفتے تک شور و غوغا برپا کئے رکھا۔ اس وقت چین کے پاکستان کے ساتھ ایٹمی تعاون کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور ایسے ممالک میں بھارت سرفہرست ہے۔

○○○

فلسطین میں یہودی بستیوں کی آبادکاری

اسرائیلی فوج نے فلسطینی علاقوں' غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے کی ناکہ بندی مزید نرم کر دی ہے اور مزید 800 فلسطینی مزدوروں اور 600 سکول ٹیچرز کو مشرقی بیت المقدس میں کام پر آ جانے کی اجازت دے دی ہے۔

اقوام متحدہ کی خصوصی کمیٹی نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں اسرائیل کی جانب فلسطین کے مقبوضہ علاقوں میں اسرائیلی بستیاں قائم کرنے کی مخالفت کی گئی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل نے اس قرارداد کی مخالفت میں ووٹ دیا ہے۔

دریں اثناء فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات نے یہودی آبادکاروں کے ایک وفد کے ساتھ گزشتہ روز ملاقات کی۔ وائس آف جرمنی کے مطابق یاسر عرفات نے دیگر مقامات کے علاوہ' ہیبرون سے بھی آنے والے یہودیوں کے ساتھ تجارت اور سیاحت کے معاملات پر گفتگو کی۔ ادھر مغربی کنارے اور غزہ پٹی میں آباد یہودی آبادکاروں کی کونسل نے کہا ہے کہ ان کا اس ملاقات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

شام کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے ماضی میں کئے گئے امن کے وعدوں پر عمل نہ کیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسرائیل عربوں کے ساتھ جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

○○○

برطانیہ کا سالانہ بجٹ

برطانیہ میں جو نیا بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں بیرونی امداد کے شعبے میں 7 فیصد کٹوتی کر دی گئی ہے۔ بیرونی امداد کا کل بجٹ برطانیہ کی داخلی آمدنی کا 28ء0 فیصد رہا ہے جو اقوام متحدہ کے مقرر کردہ ہدف سے کہیں کم ہے۔ تاہم برطانوی حکام نے کہا ہے کہ برطانیہ دو طرفہ سطح پر براہ راست امداد دیتا ہے۔ اس کی تعداد اور استعداد نہایت اعلیٰ ہے۔ اس لئے اسے تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ اس بجٹ میں بی بی سی اور برٹش کونسل کی امداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○○○

اقوام متحدہ کی فوج

روانڈا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اگر مشرقی زائر میں پناہ گزینوں کی حفاظت اور ان کو ضروریات زندگی کی فراہمی کے نام پر اقوام متحدہ کی فوج بھیجی گئی تو وہ اس فوج کو اپنی سرزمین میں

اعلان کیا تھا۔

وائس آف امریکہ کے مطابق فلسطینی عہدے داروں کا کہنا ہے کہ خود مختاری والی حکومت اسرائیل کو مقبوضہ مغربی کنارے پر فلسطین کی زمین پر قبضہ کرنے اور امن معاہدے کی مزید خلاف ورزیوں کی اجازت نہیں دے گا۔

مصر امریکہ روس اور یورپ پر زور دے رہا ہے کہ وہ اسرائیل کو ایسے اقدامات سے روکیں۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن

انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 5- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ انڈونیشین ڈش۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
4-00 عربی زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
4-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 درثمین حصہ 19 (دوبارہ)۔
7-30 متفرق پروگرام۔
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
9-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل المائدہ انڈونیشین ڈش (دوبارہ)۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
6-00 چینی پروگرام (-) اصول کی فلاسفی۔
7-00 رات نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 کوئز پروگرام جنرل نالج۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 بوسنین پروگرام۔ اجتماع بوسنین احمدیہ جماعت جرمنی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

جمعہ 6- دسمبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ۔ عبید اللہ علیم کے ساتھ (جرمنی)۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 کوئز پروگرام۔ جنرل نالج۔
7-30 الزامات کے جوابات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ (دوبارہ)۔
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام۔ خطبہ 96-9-8 از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ عبید اللہ علیم کے ساتھ۔ جرمنی (دوبارہ)۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔ (نیا)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 درود شریف اور نظم۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ از بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے 96-12-6۔
7-15 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کوئز لجنہ بورے والا بمقابلہ کوٹ عبد المالک۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 سواحیلی پروگرام۔ تقریر مولوی جمیل الرحمان رفیق۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

تحریک جدید میں حصہ لے کر

سلسلہ احمدیہ کو مضبوط کریں

○ ہر مخلص احمدی کی دلی آرزو ہوتی ہے کہ وہ سلسلہ احمدیہ کو مضبوط سے مضبوط تر دیکھے۔ اس آرزو کی تکمیل کے لئے اپنے محبوب امام کی آواز پر تحریک جدید کے مالی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد ہے۔

"ہر شخص کا فرض ہے کہ اس تحریک میں حصہ لے اور (دین حق) اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت کیمسٹری ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج ربوہ میں کیمسٹری پڑھانے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احباب جو کیمسٹری میں ایم۔ایس سی ہوں وہ فوری طور پر اپنی درخواستیں چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ کے نام دفتر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں۔

تبدیلی فون نمبر

جامعہ احمدیہ 213171
ناصر ہوسٹل (جامعہ احمدیہ) 213087
خلیل احمد تنویر صاحب
(کوارٹر جامعہ احمدیہ) 213088
شبیر احمد ثاقب صاحب
(کوارٹر جامعہ احمدیہ) 213089
وقف جدید 212968
پرائیویٹ سیکرٹری 212972
مجلس نصرت جہاں 212967
دفتر وصیت 212969
بہشتی مقبرہ 212976
نظارت خدمت درویشاں 212975
دارالقضاء 212919
مجلس انصاراللہ 212982

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 4- دسمبر 1996ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع-(دوبارہ)-
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں (نیا)-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)-
7-00 ہم اور ہماری نفسیات از ڈاکٹر محمد علی (نمبر 1)(دوبارہ)-
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع-(دوبارہ)-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر-روسی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-30 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگلہ پروگرام-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 افریقین پروگرام-
7-00 رات- نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)-
8-00 درثمین حصہ 19-
9-00 لقاء مع العرب-(نیا)-
10-00 فرنچ پروگرام-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)-

ہفتہ 7- دسمبر 1996ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)-
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 6-12-96 (دوبارہ)-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- کوئز لجنہ بورے والا بمقابلہ کوٹ عبدالمالک (دوبارہ)-
8-00 صبح-اردو کلاس-(دوبارہ)-
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر حافظ مظفر احمد صاحب (-) اصول کی فلاسفی-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع-اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)-
12-00 دوپہر- خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع- بیت الفضل لندن 6-12-96 (دوبارہ)-
1-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)-
3-50 بنگلہ پروگرام-
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت الرابع- محمود ہال لندن 21-12-85
7-30 رات- بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 7-12-96-
8-30 ہمارے دوستوں سے ملئے-
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی-
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-00 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- بچوں کی ورک شاپ نمبر 5

بقیہ صفحہ 3

آخر بچہ روتا روتا خود ہی جب تھک گیا۔ چپ ہو گیا۔ مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی کا یا شکایت کا آپ کی زبان سے نہ نکلا۔

حوالہ کے لئے دیکھیں سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ص 35-36

یہ ایک مثال اور واقعہ نہیں۔ ایک اور واقعہ میں حضرت مخدوم (-) کے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔ جس سے جہاں ایک طرف آپ کے اس سلوک اور طرز عمل کا پتہ ملتا ہے جو بچوں کے متعلق تھا۔ وہاں آپ کے حوصلہ اور حلم کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ میں جب آپ کے حوصلہ اور حلم کا ذکر کروں گا۔ تو (اللہ نے چاہا تو) اس واقعہ کی طرف اشارہ کر دینا ہی کافی سمجھوں گا۔

ابابوا کھول

"آپ کی قدیمی عادت ہے کہ دروازے بند کر کے بیٹھا کرتے ہیں۔ ایک لڑکے نے زور سے دستک بھی دی اور منہ سے بھی کہا۔ ابابوا کھول۔ آپ وہیں اٹھے ہیں اور دروازہ کھولا ہے۔ کم عقل بچہ اندر گھسا ہے۔ اور ادھر ادھر جھانک تانک کر الٹے پاؤں نکل گیا ہے۔ حضرت نے معمولاً" پھر دروازہ بند کر لیا ہے۔ دو ہی منٹ گزرے ہوں گے جو پھر موجود اور زور زور سے دھکے دے رہے ہیں۔ اور چلا رہے ہیں ابابوا کھول۔ آپ پھر بڑے اطمینان اور جمعیت سے اٹھے ہیں اور دروازہ کھول دیا ہے۔ بچہ اب کی دفعہ بھی اندر نہیں گھستا۔ ذرا سر ہی اندر کر کے اور کچھ منہ میں بڑبڑا کے پھر الٹا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت بڑے ہشاش بشاش بڑے استقلال سے دروازہ بند کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ ہی منٹ گزرے ہیں تو پھر موجود اور پھر وہی گرما گرمی اور شورا شوری کہ ابابوا کھول۔ اور آپ اٹھ کر اسی وقار اور سکون سے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور منہ سے ایک حرف تک نہیں نکالتے کہ تو کیوں آتا ہے اور کیا چاہتا ہے اور آخر تیرا مطلب کیا ہے۔ جو بار بار ستاتا اور کام میں حرج ڈالتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ گنا کوئی بیس دفعہ ایسا کیا۔ اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا۔"

(سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ص 33-34)

بقیہ صفحہ 3

فرماتے اور ان کی دلجوئی فرماتے۔ ان کی محنت سے زیادہ دیتے۔ جن ایام میں کوئی کتاب یا رسالہ جلدی اور ضروری چھاپنا اور شائع کرنا مقصود ہوتا۔ اور راتوں کو کام ہوا کرتا تھا۔ تو جو لوگ حضرت صاحب کے ساتھ عملہ پریس یا کاتب کام کرتے ان کے لئے دودھ اور دوسری ضروری چیزیں خاص توجہ سے مہیا فرماتے۔ اور معمول سے زیادہ اجرتیں دیتے۔ اور باایں ان کی کارگزاری پر نہ صرف خوشی بلکہ شکریہ کا اظہار فرماتے۔ جن لوگوں نے ان آنکھوں ان ہاتھوں اور اس زبان کو دیکھا ہے۔ اور حضرت کے عطایا کا لطف اٹھایا ہے۔ آج ان کو کوئی بھی خوش نہیں کر سکتا۔ اس زمانہ کے مقابلہ میں آج اجرتیں عام طور پر بھی زیادہ ہیں۔ اور لوگ بہت کچھ کما لیتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے پوچھا جائے۔ تو وہ اس عصر سعادت کی یاد کا اشکبار آنکھوں سے جواب دیتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عفو اور درگزر سے جو کام لیتے تھے۔ اسے میں عفو اور درگزر کے باب میں بیان کر چکا ہوں۔ یہاں میں صرف اس قدر لکھ جانا چاہتا ہوں۔ کہ ایک طرف حسن کارگزاری پر خوشنودی اور انعام دیتے تھے۔ اور غلطیوں اور فروگذاشت پر معاف کر دیتے تھے۔ ان کے ساتھ محض ملازم یا خادم ہونے کی وجہ سے کبھی آپ اس قسم کا سلوک نہ فرماتے۔ جو شرف انسانیت کی ہتک کرنے والا ہو۔ بلکہ آپ ہمیشہ مساوات کا خیال رکھتے۔ اور حاضر و غائب کسی کی تحقیر نہ صرف خود نہ کرتے بلکہ کسی کو جرأت بھی نہ ہوتی کہ کر سکے۔ ہر شخص کا نام عزت سے لیتے۔ اور جب موقع ہوتا۔ اس مساوات کا عملی اظہار مختلف صورتوں سے کرتے۔ تاکہ دوسروں کو آپ کے اس عمل سے اپنے بھائیوں کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کرنے کا سبق ملے۔

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان 3 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر:
چوہدری تجمل اشفاق

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے ایک فاضل جج نے ججز کیس کی سماعت کے دوران کہا ہے کہ اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی تقرریاں سیاسی بنیادوں پر کی جائیں تو اس سے عدلیہ کی آزادی متاثر ہو گی۔ پاکستان بار کونسل کے نمائندے نے کہا کہ اگر میرٹ پر مقرر کئے گئے ججوں کی کوئی سیاسی وابستگی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ دیگر جج صاحبان نے کہا ہے کہ ہمارے لئے یہ مسئلہ نہیں ہے کہ آئین صدارتی ہے یا پارلیمانی یا دونوں کا ملغوبہ؟ ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی تقرریوں کے بارے میں صدر وزیر اعظم کے مشورے کے پابند ہیں یا نہیں۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے سپیکر کی درخواست سے پہلے بے نظیر کی درخواست کی سماعت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سپیکر کے وکیل نے کہا کہ معزول وزیر اعظم کا کیس پہلے سن لیا جائے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ تاہم فاضل چیف جسٹس نے اعلان کیا کہ بے نظیر کیس کی سماعت بعد میں ہو گی سپیکر اور بے نظیر کی درخواستوں کو یکجا کرنے پر بھی اتفاق رائے نہ ہوا صدر کے وکیل خالد انور ایڈووکیٹ نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سپیکر کا موقف محترمہ کے موقف سے بالکل مختلف ہے۔ صدر کے وکیل نے کہا کہ سپیکر کو درخواست واپس لینی پڑے گی۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی نے صدر لغاری کے خلاف 13 نکاتی چارج شیٹ جاری کر دی ہے اور سپیکر یوسف رضا گیلانی سے مطالبہ کیا ہے کہ ان الزامات کی تحقیقات کے لئے معزول وزیر اعظم اور سابق قائد حزب اختلاف کے مشورے سے سپیشل پراسیکیوٹر مقرر کیا جائے۔ جو صدر لغاری پر الزامات کی تحقیقات کرے اور آئین کے مطابق صدر لغاری کو ان کے عہدے سے الگ کر کے منصب صدارت چیئرمین سینٹ کے حوالے کیا جائے تاکہ وہ تحقیقات پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ چارج شیٹ کے الزامات میں ایوان صدر میں سرکاری خزانے سے شوٹنگ رینج کی تعمیر' 30 ہزار ایکڑ پر قبضہ' خاندانی زمینوں کی آبپاشی کے لئے ڈیم کی تعمیر' نہری نظام کی نج کاری پر زور' نہروں نالوں کی کھدائی پر کروڑوں روپے کا خرچہ' لندن سے نشانہ بازی کے لئے خصوصی کارتوس منگوانا' سوئمنگ پول کی بھاری اخراجات سے تعمیر' کنونشن سنٹر کی تعمیر پسندیدہ ٹھیکیدار کو دلوانے کی کوشش وغیرہ شامل ہیں۔

○ ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ نواز شریف اور الطاف حسین کے درمیان لندن میں ملاقات کے دوران انتخابی مفاہمت کا معاملہ زیر بحث نہیں آیا۔

○ امریکی سفیر نے غیر رسمی گفتگو میں کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمان اور مسرت شاہین کا مقابلہ دلچسپ ہے۔ جیتے گا کون یہ اندازہ لگانا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسرت شاہین جیسے امیدواروں کو پارٹیاں ٹکٹ دینے کو تیار بیٹھی ہوں گی۔

○ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر ایک ہی دن میں انتخابات کرانے کا اعلان نہیں کر سکتے۔

○ پنجاب حکومت نے آٹے کی قیمت میں فوری طور پر کمی کر دی ہے۔ اس پر فوری عمل در آمد ہو گا۔ حکومت نے قریباً ایک من پر بارہ روپے کم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے سربراہ مسٹر محمود خان اچکزئی نے کہا ہے کہ اگر صدارتی نظام مسلط ہوا تو تین صوبے پنجاب سے نئے معاہدے کا مطالبہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بار بار انتخابات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

○ بے نظیر بھٹو کی سیکرٹری ناہید خان کو 8 دسمبر تک جوڈیشل ریمانڈ پر جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ پیشی کے موقع پر کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں بے نظیر کے خلاف وعدہ معاف نہیں بنوں گی۔ پھانسی کے تختے تک پہنچ سکتی ہوں لیکن بے نظیر کا ساتھ آخری دم تک نہیں چھوڑوں گی۔

○ بلوچستان میں 5 سے 8 دسمبر تک روزانہ بارہ گھنٹے بجلی بند رہے گی۔ یہ بندش گدو سبی ٹرانسمشن لائن کی گدو کوٹ ادو ٹرانس مشن لائن سے علیحدگی اور مرمت کی وجہ سے کی گئی ہے۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ اگر پاکستان کو ایٹمی ٹیکنالوجی کی فروخت ثابت ہو گئی تو چین کے خلاف پابندیاں لگانا پڑیں گی۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے پاک چین دوستی سمندر سے گہری اور قراقرم سے بلند ہے۔ اس کی بنیاد اصولوں پر ہے یہ آزمائش کی ہر گھڑی میں پوری اتری ہے۔ جو ہمارے عظیم جذبات کا دوسرا نام ہے۔

○ بھارتی پنجاب میں سکھوں نے ایک ٹرین بم سے اڑا دی۔ پونا سے جموں جانے والی گاڑی میں زبردست دھماکہ سے 20۔ افراد ہلاک اور 40 سے زائد شدید زخمی ہوئے۔ دھماکہ انبالہ کینٹ سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 6 پر ہوا جس سے ڈبہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔ زمین میں گڑھا پڑ گیا۔ بھارتی پولیس نے بتایا ہے کہ بھاری مقدار میں دھماکہ خیز مواد استعمال کیا گیا۔ دھماکہ رات دو بج کر بیس منٹ پر ہوا۔

○ پیپلز پارٹی نے راولپنڈی سے اپنے امیدواروں کا فیصلہ کر لیا ہے این اے 38 سے ناہید خان' 39 سے راجہ شاہد ظفر' اور 35 سے حاجی نواز کھوکھر امیدوار ہوں گے۔

○ سابق وزیر خارجہ مسٹر آغا شاہی نے کہا ہے کہ بھارت بیک وقت پاکستان کے پانچ بڑے شہر تباہ کر سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان اپنی ایٹمی صلاحیت میں اضافہ کرے۔ یہ سوچنا بھی غلط ہے کہ پاکستان سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دے تو بھارت تنہا رہ جائے گا۔ بھارت دوسرا ایٹمی دھماکہ کرے تو پاکستان کو فوراً دھماکہ کرنا چاہئے اس وہم میں نہیں رہنا چاہئے کہ بھارتی دھماکہ پر دنیا اس کا بائیکاٹ کر دے گی۔

○ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے کہا ہے کہ بے نظیر سے کوئی لڑائی نہیں۔ انہیں صدر کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا تھا۔ انہیں کہا تھا کہ کوئی خدمت ہے تو بتائیں۔ بیوی یا بیٹے کو ٹکٹ دلانے کے لئے ملاقات نہیں کی۔ جب تک میں گورنر ہوں یہ الیکشن نہیں لڑیں گے۔

○ احتساب آرڈیننس کے پیش نظر پیپلز پارٹی نے متوقع نااہلیوں سے نبٹنے کے لئے حکمت عملی طے کر لی ہے۔ پارٹی قیادت نے اچھی شہرت کے حامل متبادل امیدواروں سے نام طلب کر لئے۔ ہر حلقہ میں دو متبادل ہوں گے۔ ٹکٹوں کی تقسیم کا فیصلہ سپریم کورٹ کے فیصلے تک موخر رکھا جائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس ملک محمد قیوم نے ایک کیس میں ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایف آئی اے ملک پر حکومت نہ چلائے سابق حکومت پر ایف آئی اے کو غلط طور پر استعمال کرنے کے الزامات تھے۔ اب بھی ایسے ہی کیس آ رہے ہیں۔ عدلیہ احتساب کی حامی ہے مگر جس شخص کو گرفتار کیا جائے اس کے خلاف پورا مواد بھی ہونا چاہئے۔ خوامخواہ گھروں میں گھس کر لوگوں کو گرفتار نہ کیا جائے۔ فاضل جج نے محمد اسحاق ڈار کو 5 دسمبر تک گرفتار نہ کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر افضل حیات نے کہا ہے کہ بہت جلد سب کو احتساب ہوتا نظر آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ تھانوں میں شرفاء کی تذلیل برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے غالب مارکیٹ کے تاجروں پر پولیس تشدد کی رپورٹ مانگ لی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ احتساب سے پہلے انتخابات نہ ہونے دیں ورنہ سانپ پھر ڈسیں گے۔

○ تحریک جعفریہ اور مسلم لیگ (ن) کے درمیان انتخابی اتحاد پر بات چیت شروع ہو گئی ہے۔

○ بھارت نے کہا ہے کہ وہ ایٹمی آپشن ترک نہیں کرے گا۔ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر اندر کمال گجرال نے کہا کہ اگرچہ ہمارا موقف مثالی نہیں ہے لیکن ملک کو درپیش حقائق کے عین مطابق ہے۔

○ بھارت کی صنعت زوال کا شکار ہے۔ صنعتی پیداوار 8ء4 فیصد رہ گئی ہے۔ ڈینگو بخار نے بھی منفی اثرات مرتب کئے۔ صنعتی انفرا سٹرکچر بھی 3ء3 فیصد رہ گیا۔ پٹ سن' ایلومینم' کھاد خام تیل' کار اور آٹو پارٹس کی صنعتیں تنزلی کا شکار ہیں۔ لدھیانہ سے دیگر شہروں میں آنے والے مزدوروں کی بڑی تعداد واپس چلی گئی۔ کارخانوں کی پیداوار گر گئی۔

○ ڈیرہ غازی خان میں سیشن جج نے منشیات کے 200 سے زیادہ ملزم اکٹھے بری کر دیئے۔ تمام مقدمات میں سب انسپکٹر سے کم عہدہ کے اہلکاروں نے منشیات برآمد کی تھیں جو قانوناً ایسا کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
تندرستی، طاقت اور توانائی کے لئے
ہمدردانہ مشورہ، کامیاب علاج
طب یونانی کی مایہ ناز ادویہ!
• زدجام عشق خاص • زدجام عشق
• چاندی کی گولیاں • نواب شاہی
• شباب آور موتی • تاج نیری
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر 212434-211434 (04524)

FARHAT ALI
JEWELLERS
& ZARI HOUSE
YADGAR ROAD RABWAH
PRO: GHULAM SARWAR TAHIR
AND SONS OF SHEIKHUPURA

ہومیوپیتھک
جرمنی کی سیل بند ادویات
خصوصی رعایت کے ساتھ
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار - ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن - (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
دوکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ